مغرب الشمس کے ملکوں کو منور کر کے ؛ اپنے مرکز کی طرف ماہِ تمام آتا ہے

یورپی ملکوں کا تبلیغی دورہ کامیابی سے مکمل کرنے کے بعد

سیّدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ربوہ میں ورودِ مسعود

فداکار و جاں نثار اہلِ وفائے ربوہ کی طرف سے اپنے محبوب آقا کا شایانِ شان استقبال

اخلاص و وفا، محبت و عقیدت اور دلی وابستگی و فداکاری کا ایمان افروز نظارہ

ریلوے اسٹیشن پر استقبال کیلئے آئے ہوئے ہزارہا احباب سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دعائیہ خطاب

ربوہ ۲۵؍اگست ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، خدائے منان کے بے پایاں فضل و احسان کے نتیجہ میں بالآخر وہ مبارک و مسعود گھڑی آپہنچی جس کا فداکار و جاں نثار اہلِ وفائے ربوہ ڈیڑھ ماہ سے بھی زیادہ عرصہ سے ہر آن دعاؤں میں مصروف رہتے ہوئے بڑی بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی درد مندانہ و متضرعانہ دعاؤں کو اپنے خاص فضل سے شرفِ قبولیت بخشا اور ۲۴؍اگست ۱۹۶۷ء کو اُس وقت جبکہ جمعۃ المبارک کی رات شروع ہو چکی تھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اہلِ یورپ تک نہایت کامیابی سے پیغامِ حق پہنچانے اور ان کے سروں پر منڈلانے والی تباہی سے خبردار کرتے ہوئے انہیں بیدار کرنے اور ان پر اتمامِ حجت کرنے کے بعد کراچی ہوتے ہوئے بخیر و عافیت سرزمین ربوہ میں ورود فرما ہوئے اور اس طرح اپنے مہجور خدام کو شرفِ زیارت سے سرفراز فرما کر انہیں مسرت و انبساط اور تسکین و اطمینان کی دولت سے مالا مال فرمایا۔ حضور پُر نور کی تشریف آوری اور زیارت سے ہزارہا مہجور دلوں کی افسردگی آن کی آن میں خوشی و انبساط میں بدل گئی۔ اور وہ فرطِ مسرت سے بے اختیار جھوم اٹھے۔ وہ کیوں نہ جھوم اٹھتے جبکہ — ان کا جان و دل سے عزیز آقا، وہ بے انتہا مہربان و شفیق اور بے انداز محبت کرنے والا آقا جو ڈیڑھ ماہ کی اس جدائی سے خود ان کے لئے اداس تھا اور جس نے سفرِ یورپ کے دوران ہزاروں میل دور ہونے کے باوجود بار بار ہی نہیں بلکہ مسلسل اور لگاتار محبت بھرے سلام اور دعاؤں کے تحفے بھیج بھیج کر اُن کے احساسِ جدائی کو کم کرنے اور یہ باور کرانے میں کہ فاصلہ کی دُوری دلوں کے قرب پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ کوئی کسر اٹھا نہ رکھی — ایسا مہربان ایسا شفیق اور ایسا محبت کرنے والا آقا سفرِ یورپ کی للّٰہی غرض کو کامیابی و کامرانی کے ساتھ پورا کر لینے کے بعد بخیر و عافیت ان کے درمیان واپس تشریف لے آیا۔ ایسے مبارک و مسعود موقعہ پر دلوں کی سونی بستی مسرت و انبساط کے گہوارہ میں کیوں تبدیل نہ ہوتی۔ وہ ہوئی اور اس شان سے ہوئی کہ ہر طرف خوشی و مسرت اور انبساط و سرور کی ایک لہر دوڑ گئی۔ انہوں نے اپنے محبوب آقا کا محبت و عشق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ایسے والہانہ انداز میں استقبال کیا کہ اخلاص و وفا، محبت و عقیدت اور دلی وابستگی و فداکاری کا ایک نہایت ایمان افروز منظر آنکھوں کے سامنے آگیا۔ حق یہ ہے کہ اُس وقت ہر آنکھ نے خلافتِ حقہ کی برکت کے طور پر خدائی نصرت اور تائید و حمایت کا ایک اور زندہ اور درخشندہ و تابندہ نشان مشاہدہ کیا۔ اور ہر دل ایمان بالخلافت میں ایک نئی پختگی سے ہمکنار ہو کر اس کے مناسبِ حال اعمال بجا لانے کے ایک نئے عزم سے مالا مال ہوئے بغیر نہ رہا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

دور و نزدیک سے آئے ہوئے احباب

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اس مبارک موقعہ پر ربوہ کے مقامی احباب کے علاوہ مظفر آباد، ایبٹ آباد، واہ کینٹ، اسلام آباد، راولپنڈی، جہلم، چکوال، دوالمیال، میانوالی، گجرات، کھاریاں، گوجرانوالہ، حافظ آباد، سیالکوٹ، اوکاڑہ، شیخوپورہ، لاہور، جھنگ، سرگودہا اور بیسیوں دوسرے شہری اور دیہی مقامات کے امراء جماعت اور احباب نے بہت کثیر تعداد میں ربوہ پہنچ کر حضور ایدہ اللہ کے استقبال میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ بہت سے احباب عین وقت کے وقت موٹر کاروں کے ذریعہ ربوہ پہنچے۔ یہ سب احباب ایک خاص نظام کے ماتحت ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر نیز ریلوے سٹیشن سے لے کر قصرِ خلافت تک کے پون میل لمبے راستے پر دو رویہ قطاروں میں کھڑے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ یہ سارا راستہ جھنڈیوں اور آرائشی محرابوں اور بجلی کے رنگ برنگ کے قمقموں سے دُلہن کی طرح سجا ہؤا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گاڑی سے اترنے کے بعد ریلوے اسٹیشن کے برآمدے میں تشریف لا کر جہاں لاؤڈ سپیکر نصب تھا، احباب

(باقی دیکھیں صٰ ۸ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۶/۲۱ | ۲۶ ظہور ۱۳۴۶ ہش | ۱۸ جمادی الاول ۱۳۸۷ھ | ۲۶ اگست ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۹۱

مسعود احمد مبشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۶۷ء

دین کا ناصر

کل بوقت شام جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جناب الجیسریس سے ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر پہنچے تو تمام فضا مسرت اور خوشی کی شعاعوں سے جگمگا گئی زبانوں پر اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبًا کا پاکیزہ نغمہ لہرانے لگا۔ اہالی ربوہ کیا بچے جوان اور بوڑھے بجوم در بجوم ریلوے سٹیشن اور سڑکوں پر صفیں باندھ کر خیر مقدم کے نعرے مار رہے تھے۔ سٹیشن سے لے کر قصر خلافت تک انسانوں کا سمندر لہریں مار رہا تھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے وصال پر ابھی آپ کا جنازہ بھی نہیں اٹھایا گیا تھا کہ سنت کے مطابق خلیفۃ المسیح الثالث منتخب ہوئے۔ آپ کی پیدائش ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء میں قادیان دارالامان میں ہوئی یہ عجیب بات ہے کہ آپ کی پرورش آپ کی دادی حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَھَا کی گود میں ہوئی۔ یہ دراصل اس الہام کے مطابق ہوا جو نَافِلَۃً لَّکَ کے مختصر الفاظ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوا تھا۔ اس طرح گو آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے ہیں مگر آپ کو فرزندوں ہی میں اللہ تعالیٰ نے شمار فرمایا ہے۔

آپ کی پیدائش کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کو بھی اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی چنانچہ آپ نے اپنے ایک خط مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۹ء میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

"خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔"

۱۷ اپریل ۱۹۲۲ء کو آپ کو تکمیل حفظ قرآن کی سعادت حاصل ہوئی۔ "حافظ قرآن" تاریخ نکلی۔ حفظ قرآن کے بعد آپ عربی اور اردو حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب سے پرائیویٹ طور پر پڑھتے رہے۔ اور بعدہ دینی تعلیم کی تکمیل کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخل کیا گیا۔

جولائی ۱۹۲۹ء میں آپ نے جامعہ احمدیہ سے پنجاب یونیورسٹی کا امتحان مولوی فاضل پاس کیا۔ اس کے بعد آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے امتحان میٹرک پاس کیا۔ اور ۱۹۳۴ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔اے کیا۔ اگست ۱۹۳۴ء میں آپ کی شادی خانہ آبادی ہوئی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے آپ ۶ ستمبر ۱۹۳۴ء کو انگلینڈ مزید تعلیم کے لئے روانہ ہوئے۔ چنانچہ اس موقعہ پر آپ نے جو نصیحت فرمائی اس میں فرمایا:۔

"میں تم کو انگلستان بھجوا رہا ہوں اس غرض سے جس غرض سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو فتح مکہ سے پہلے مکہ بھجوایا کرتے تھے۔ میں اس لئے بھجوا رہا ہوں کہ تم مغرب کے نقطۂ نگاہ کو سمجھو تم اس زہر کی گہرائی کو معلوم کرو جو انسان کے روحانی جسم کو ہلاک کر رہا ہے۔ ان ہتھیاروں سے واقف اور آگاہ ہو جاؤ جن کو دجال اسلام کے خلاف استعمال کر رہا ہے۔ غرض تمہارا کام یہ ہے کہ تم اسلام کی خدمت کے لئے اور دجالی فتنہ کی پامالی کے لئے سامان جمع کرو۔"

نصائح کا خلاصہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں۔

"خدا کے بنو۔ خدا کے۔ ہم سب فانی ہیں اور وہی زندہ اور حاصل کرنے کے قابل ہے۔ اس کا چہرہ دنیا کو دکھانے کی کوشش کرو۔ اپنی زندگی کو اس کے لئے کردو ہر سانس اس کے لئے ہو وہی مقصود ہو وہی مطلوب ہو۔ جب تک اس کا انجام دنیا میں روشن نہ ہو۔ جب تک اس کی حکومت دنیا میں قائم نہ ہو۔ تم کو آرام نہ آئے تم چین سے نہ بیٹھو۔" (الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۳۴ء)

انگلستان میں آپ نے بی اے کی ڈگری آکسفورڈ یونیورسٹی سے حاصل کی۔ آپ نے نومبر ۱۹۳۸ء میں مراجعت فرمائی۔ انگلستان کے دورِ قیام میں آپ اسلام کی تبلیغ بھی کرتے رہے اور ایک رسالہ الاسلام بھی جاری فرمایا۔ واپسی پر آپ نے کچھ عرصہ مصر میں قیام کیا اور عربی تہذیب و تمدن اور تعلیم کا مطالعہ فرمانے کے بعد ۹ نومبر ۱۹۳۸ء میں واپس قادیان دارالامان تشریف لے آئے۔ آپ اپریل ۱۹۴۴ء تک جامعہ احمدیہ کے پرنسپل اور مئی ۱۹۴۴ء سے لے کر نومبر ۱۹۶۵ء تک تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل رہے۔

آپ شروع ہی سے سلسلہ کی سرگرمیوں میں نمایاں عملی حصہ لیتے رہے ہیں۔ چنانچہ مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کا قیام و استحکام آپ ہی کی ذات سے وابستہ ہے۔ فرقان بٹالین کمیٹی کے آپ بھی ایک جاندار ممبر تھے۔ آپ نے آزادیٔ کشمیر کی جدوجہد میں بھی نمایاں کام کیا اور ۱۹۴۷ء میں قادیان سے ہجرت کے معاملہ میں بھی آپ نے نہایت جانفشانی اور جرأت مندی کا مظاہرہ فرمایا۔ ۱۹۵۳ء کے مارشل لا میں آپ کو بھی صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ قید و بند کے دن گزارنے پڑے چنانچہ آپکو ۲۸ مئی ۱۹۵۳ء میں رہا کر دیا گیا۔ مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے علاوہ آپ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے بھی صدر رہے ہیں۔ تا آنکہ آپ خلیفۃ المسیح الثالث منتخب ہوئے تمام جماعت احمدیہ نے آپ کی خلافت پر اجماع کیا ہے۔ اور یہ انتخاب ایسے پاکیزہ اور پرامن ماحول میں ہوا اس کی نظیر شاذ و نادر ہی مل سکے گی۔

الغرض آپ کی زندگی اول سے لے کر آخر تک ایک جرأت مندانہ اور اولوالعزمانہ زندگی ہے۔ اس مختصر سے خاکہ میں تمام باتوں کا ذکر نا ممکن ہے۔ صرف ایک تصور دینے کے لئے یہ چند حروف قلمبند کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضور کا سایہ جماعت پر دائم و قائم رہے آمین

اے محسنِ زمانہ

آنکھوں کا نور دے کر، دل کا سرور دے کر
تشنہ لبوں کی خاطر، جامِ طہور لے کر
مرکز میں آ رہا ہے، وہ محسنِ زمانہ
اے محسنِ زمانہ

وہ دین کا فدائی! وہ وقفِ آشنائی!
پیغامِ وصل لایا، کٹتی ہے اب جدائی!
آنکھوں کے سامنے ہے، وہ جمالِ خسروانہ
اے محسنِ زمانہ

اہلِ وفا کی خاطر، دینِ خدا کی خاطر
سارا سفر کیا ہے، اس کی رضا کی خاطر
یورپ کو آگ لگا ہے، عبرت کا تازیانہ
اے محسنِ زمانہ

دل میں اسے بٹھائیں، قربان ہو ہو جائیں
آنکھوں میں اس کو رکھیں، ہر سانس میں بسائیں
پھر تازہ کر دکھائیں، وہ رسمِ عاشقانہ
اے محسنِ زمانہ

رستہ دکھا کے آیا! اپنا بنا کے آیا!
سوئے ہوئے جہاں کو، آخر جگا کے آیا!
مہماں ہے دو گھڑی کا" دینِ فرنگیانہ
اے محسنِ زمانہ

قرآں کے محافظ! انسان کے محافظ
اس دورِ کج روی میں، ایمان کے محافظ
کبھی میرے حال پر بھی، وہ نگاہِ مشفقانہ
اے محسنِ زمانہ

پرویز پروازی

"حوریاں رقص کناں ساغرِ شکرانہ زند"

(مکرم سید امین احمد صاحب)

اے خوشا وقتے کہ ہوتی ہے مسرت ہمکنار
محفلِ عشاق پھر برپا ہوئی مستانہ وار
کرکے روشن مغربی آفاق کو مہرِ نگار
فتح یاب وکامیاب آمد امامِ کامگار
کر دیا اتمامِ حُجت مغربی اقوام پر
ہوں شناسائے رموزِ عشق تا غفلت شعار
مائلِ اسلام ہو جائے مزاجِ مغربی
اور حاصل ہو انہیں "عِلِ بقا" خوشبوئے یار
تشنہ روحیں شربتِ دیدار سے سیراب ہوں
"نبض پھر چلنے لگے مُردوں کی ناگہ زندہ وار"
خانۂ ظلمت بنے معمورۂ انوار پھر
ضوفشاں ہو مغربی آفاق پر مہرِ نگار
یوں مقدر تھا کرے نفسِ مسیحائے زماں
فتنۂ دجالیّت کو پاش پاش و تار تار
پھر تقاضائے نیابت سے مقدر تھا یہی
حملۂ توحید ہو تثلیث پر پھر ایک بار
الغرض بہر علاج "ضعفِ دینِ مصطفےٰؐ"
سوئے مغرب چل دیا یہ قدسیوں کا افتخار
ہر قدم تھا باعثِ تقویتِ دینِ متین
ہر نفس سے حسن و آئینِ صداقت آشکار
ضربتِ ہر ہر نگاہ الحاد کو تھی جانکاہ
جنبشِ لب عظمتِ توحید کی آئینہ دار
لذتِ گفتار سے تسخیر ہیں صدہا قلوب
پرتوِ رُخ باعثِ تسکینِ رُوحِ بے قرار
افتتاحِ مسجدِ ڈنمارک تیرے ہاتھ سے
بارک اللہ لکم برایں حصولِ افتخار
گونج اُٹھی مرکزِ تثلیث میں تیرے سبب
نعرۂ اللہ اکبر کی صدائے زوردار
اہلِ مغرب کو مبارک ہو ملاقاتِ حضور
ورنہ قسمت میں کہاں ایسی سعادت بار بار
جلد تر آجائیں وہ دن جبکہ ڈھونڈیں گے ملوک
برکتیں رختِ مسیحائے زماں سے بیشمار
جلد وہ نظارۂ ایام دیکھے ہر نظر
مطلعِ مغرب میں خورشیدِ صداقت آشکار
جانشینِ مہدیٔ ثالث کے ہاتھوں ہو شتاب
اے خدا۔ پیراہنِ تثلیث باطل تار تار
دستِ تائیدِ خداوندی رہے حاصل مدام
ہمسفر احباب پر بھی برکتیں ہوں بیشمار
آنکھ محوِ جلوۂ آثارِ "دَورِ خسروی"
آپ کی فہم و فراست سے ہوا ہے آشکار
ناصرِ دینِ محمدؐ کی خلافت سے عیاں
رفعتِ اظہارِ انوارِ نبوت بار بار
روئے انور سے نمایاں جلوۂ حُسنِ ازل
عاشقانِ نثار ہیں جس پہ فدا پروانہ وار
تشنہ رُوحوں کو پلا کر شربتِ "وصلِ بقا"
اپنے مرکز کی طرف آتا ہے وہ ماہِ نگار
ہو مبارک حامیان و عاشقانِ دین کو
آرہا ہے ناصرِ دینِ محمد کامگار
گو لبوں پر منت و شکرِ خدائے روزگار
دل رہا تیری جُدائی میں برابر بے قرار
تھے تیرے عشاق اور کیفیتِ ہجر و فراق
بس کہ ناممکن تھا بھیگی آستینوں کا شمار
چُھپ نہیں سکتا تھا چہرے سے تیری الفت کا راز
بن گئیں چشمانِ ترِ عشاق کی خود اشتہار
آپ کی آمد بجز ممکن نہ تھا اس کا علاج
چارۂ غم ہائے جُملہ عاشقاں باحالِ زار
کھینچ لائیں ہجر کے ماروں کی آہیں آپ کو
وصل کے سامان پھر ہونے لگے انجامکار
مُژدہ اے عشاق آئی ہے مسرت کی گھڑی
کُھل گئے خوش قسمتی سے عقدہ ہائے انتظار
جُملہ مشتاقانِ روئے یار ہے وقتِ دُعا
تا بخیریت سفر حضرت کا ہو انجام کار
تا ہو پھر جلوہ گرِ عشاق وہ نازآفریں
منتظر ہیں جس کے ہر پیر و جواں دیوانہ وار
وہ مقدس جانشینِ مہدیٔ آخر زماں
ملتِ احمدؐ کا ہے جو تاجور اور تاجدار
مصلح موعودؓ کا فرزندِ اکبر۔ فتح مند
آرہا ہے کامیاب و کامران و کامگار
جشنِ استقبال برپا ہو کہ ہے یومِ طرب
فرحتِ دل نغمۂ شادی کی ہو آئینہ دار
نعرۂ تکبیر سے پھر گونج اٹھے یہ ارضِ پاک
منعکس کیفیتِ عشاق ہو دیوانہ وار

السلام اے داعیٔ حق ناصرِ دین السلام
مرحبا صد مرحبا آمد امامِ کامگار

لطفِ یزداں

(عبدالحمید خانصاحب شوق)

اُن کی نظریں باعثِ صد لُطفِ یزداں ہوگئیں
سینکڑوں تاریک روحیں پھر درخشاں ہوگئیں

کارواں کو تیز پا رہبر میسر آگیا
فاصلے سمٹے منازل اور آساں ہوگئیں

ہو رہا ہے آسماں سے پھر ملائک کا نزول
کفر کی مایوس راتیں صبحِ خنداں ہوگئیں

جب دُعا مانگی تو آئی استجابت دوڑ کر
ایک دم میں مشکلاتِ دھر آساں ہوگئیں

بھیج کر ہر سُو مبلّغ دین روشن کر دیا
چار سُو تبلیغ کی شمعیں فروزاں ہوگئیں

ہر طرف شہرہ ہوا ہے مہدیٔ معہود کا
بستیوں کی بستیاں آکر مسلماں ہوگئیں

مسجدِ نصرت جہاں سے مغربی اقوام پر
اور بھی اسلام کی راہیں نمایاں ہوگئیں

راہِ عشق و عاشقی میں ایک جاں کا ذکر کیا؟
شوق لاتعداد جانیں نذرِ جاناں ہوگئیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ کے

مختصر حالات

۶ جولائی سے ۲۴ اگست ۱۹۶۷ء تک

-- کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں مسجد کا افتتاح -- استقبالیہ تقاریب میں اہم تقاریر اور مغربی اقوام کو دعوتِ اسلام

-- متعدد افراد کا قبولِ حق -- معززین سے ملاقاتیں اور پریس کانفرنسیں۔

-- اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ وسیع پیمانے پر اسلام کی اشاعت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ یورپ کے متعلق جو اطلاعات اِس وقت تک موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اجتماعی دعائیں اور ربوہ سے روانگی

ربوہ ۵ جولائی آج بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ربوہ اور بیرونجات سے آئے ہوئے ہزارہا احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا اور ان سے خطاب فرما کر سفر کے الٰہی مقاصد میں کامیابی کے لئے دعاؤں کی پرزور تحریک فرمائی۔ اور پھر حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

حضور ۶ جولائی ۱۹۶۷ء کو پونے گیارہ بجے قبل دوپہر حضور ایدہ اللہ چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ سے کراچی تشریف لے گئے۔ نہ صرف ربوہ کے ہزارہا مقامی احباب نے بلکہ سرگودھا، شیخوپورہ، لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گجرات، راولپنڈی اور دیگر بہت سے شہری اور دیہی احباب کے کثیر التعداد احباب نے جو اس تاریخی موقعہ پر ربوہ کھنچے چلے آئے تھے جوق در جوق ریلوے سٹیشن پر جمع ہو کر والہانہ محبت و عقیدت کے گہرے جذبات اور درد و سوز میں ڈوبی ہوئی دعاؤں کے ساتھ اپنے جان و دل سے عزیز امام ہمام کو رخصت کیا۔

اس تبلیغی سفر میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو (جو انتظامات کے سلسلہ میں چند روز پیشتر ہی کراچی پہنچ چکے تھے) بحیثیت وکیل التبشیر مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے کو بطور پرائیویٹ سکرٹری اور مکرم عبد المنان صاحب دہلوی کو بطور خادم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا۔ مزید برآں حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور محترمہ سیدہ طیبہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی اپنے خرچ پر حضور کے ہمراہ یورپ تشریف لے گئیں۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر صنعت و تجارت۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر زراعت اور مکرم چوہدری صلاح الدین احمد صاحب ناظم جائداد اور عملہ دفتر پرائیویٹ سکرٹری کے بعض ارکان حضور کے ہمراہ کراچی تک گئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۹½ بجے صبح موٹر کار میں قصرِ خلافت سے روانہ ہوئے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور بعض دیگر احباب دوسری کاروں میں حضور کے ہمراہ تھے۔ پہلے حضور حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا سے ملاقات کرنے اور حضرت سیدہ کی خیریت دریافت کرنے ان کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ وہاں سے حضور بہشتی مقبرہ گئے۔ جہاں حضور نے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور دوسرے بزرگوں کے مزاروں پر دعا کی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور دیگر احباب جو حضور کے ہمراہ تھے اس دعا میں شریک ہوئے۔

بہشتی مقبرہ میں دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور ۹ بجکر ۵۰ منٹ پر ریلوے اسٹیشن پر تشریف لائے۔ جہاں ہزارہا احباب ایک نظام کے تحت قطار در قطار حضور کے انتظار میں ایستادہ تھے۔ جونہی حضور موٹر کار سے اتر کر پلیٹ فارم پر تشریف لائے احباب نے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے پُرجوش نعرے لگائے چونکہ احباب دور دور تک قطاروں میں کھڑے تھے۔ اور پیچھے کھڑے ہوئے لوگوں کے لئے حضور کی زیارت کرنا ممکن نہ تھا۔ اس لئے حضور نے ازراہ محبت و شفقت دور دور تک پھیلے ہوئے مشتاقانِ دید کے جذبات کا احساس کرتے ہوئے ایک کرسی لانے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ ایک آرام کرسی لائی گئی۔ اور حضور خاصی دیر اس کرسی پر کھڑے رہے۔ تاکہ حضور خود بھی اپنے وفاشعار اور ایثار پیشہ احباب کو دیکھ سکیں۔ اور دوسری طرف احباب بھی زیارت کے شرف سے مشرف ہو سکیں۔

اس تمام عرصہ میں اور اس کے بعد بھی حضور زیرِ لب دعاؤں میں مصروف رہے۔ اور ہزاروں ہزار احباب بھی اپنی اپنی جگہ کھڑے خاموشی سے دعائیں کرتے رہے۔ جب یہ اطلاع موصول ہوئی کہ گاڑی لالیاں پہنچ چکی ہے۔ اور اب وہاں سے ربوہ کی جانب روانہ ہونے والی ہے تو حضور نے دس بجکر دس منٹ پر ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں سب احباب شریک ہوئے۔ یہ دعا ایک خاص شان کی حامل تھی۔ سات منٹ تک سٹیشن اور اس کا ماحول ہزارہا قلوب سے نکلنے والی متضرعانہ دعاؤں کے دوران احباب کی ہچکیوں اور سسکیوں کی دھیمی آوازوں سے گونجتا رہا۔ اجتماعی دعا سے فارغ ہونے کے بعد مزید پندرہ منٹ تک انفرادی طور پر زیرِ لب دعاؤں کا سلسلہ جاری رہا۔ نیز درمیان میں حضور حسبِ ضرورت بعض احباب سے گفتگو بھی فرماتے رہے۔

دس بجکر ۳۰ منٹ پر گاڑی ربوہ کے سٹیشن پر پہنچی حضور اور قافلہ کے دیگر ارکان جونہی گاڑی میں سوار ہوئے۔ تو احباب دیوانہ وار حضور کے ڈبہ کی طرف دوڑ پڑے گاڑی روانہ ہونے تک حضور اپنے ڈبہ کے دروازے میں کھڑے رہے۔ پونے گیارہ بجے گاڑی نے وسل دی۔ جونہی گاڑی حرکت میں آئی۔ احباب نے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، اسلام زندہ باد حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے پُرجوش نعرے لگا کر حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ اس وقت احباب پر عجیب وارفتگی کا عالم طاری تھا۔ بعض احباب بلند آواز سے دعائیں پڑھ رہے تھے۔ اور بعض نوجوان شدتِ جذبات کے باعث بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہے تھے۔ جب تک گاڑی پلیٹ فارم کے ساتھ ساتھ گزرتی رہی۔ حضور گاڑی کے دروازے میں کھڑے ہاتھ ہلا ہلا کر احباب کے سلام کا جواب دیتے رہے اس وقت حضور کی آنکھیں بھی پُرنم تھیں۔ اور حضور بدستور زیرِ لب دعاؤں میں مصروف تھے۔

گاڑی روانہ ہوتے ہی حضور کی طرف سے سات بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے

کراچی میں آمد

حضور معہ اہل قافلہ مورخہ ۷ جولائی کو ۱۲ بجے دوپہر بخیر و عافیت کراچی پہنچ گئے۔ جہاں پر مقامی احباب نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر حضور کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔

کراچی سے روانگی اور فرینکفورٹ میں آمد

۸ جولائی کو ۸½ بجے صبح پی۔ آئی۔ اے بوئنگ۔ بی ۷۰۷ طیارہ کے ذریعہ براستہ تہران و ماسکو فرانکفورٹ روانہ ہوئے حضور کا طیارہ اسی روز ۹ بجکر ۴۵ منٹ پر تہران کے فضائی مستقر پر اترا۔ وہاں جماعت احمدیہ تہران کے احباب حضور کے استقبال کے لئے پہلے سے موجود تھے۔ حضور نے احبابِ جماعت سے ملاقات فرمائی۔ اور سب حاضرین کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا سوا دس بجے حضور کا طیارہ آگے روانہ ہوا۔ اور حضور براستہ ماسکو اسی روز تین بجکر چالیس منٹ پر معہ اہل قافلہ فرانکفورٹ پہنچ گئے۔ مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ فرانکفورٹ کی قیادت میں جماعت فرانکفورٹ حضور کے استقبال کے لئے موجود تھی۔ اس موقعہ پر چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی اور

چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ بھی حضور کے استقبال کے لئے ہوائی اڈے پر پہنچے ہوئے تھے۔ فرینکفورٹ میں حضور نے متعدد ملاقاتیں فرمائیں تین بیعتیں ہوئیں اور ایک استقبالیہ دیا گیا۔

سوئٹزرلینڈ میں تشریف آوری اور مصروفیات

حضور دس جولائی صبح ساڑھے آٹھ بجے فرینکفورٹ سے روانہ ہو کر زیورک پہنچے۔ ہوائی اڈہ پر محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ کی قیادت میں جماعت احمدیہ زیورک۔ پریس کے شعبہ کے افسر اعلیٰ سوئس ایئر کی انتظامیہ کے سربراہ کے علاوہ بہت سے سوئس مسلمان حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے جنہوں نے گہرے جذباتِ محبت و عقیدت کیساتھ حضور کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ جہاز سے اُتر کر حضور ہوائی اڈہ کے اس کمرہ میں تشریف لے گئے جو معززین کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ یہاں حاضرین سے مختصر تعارف کرایا گیا اور انٹرویو دینے کے بعد حضور مسجد محمود" تشریف لے گئے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے حضور کو مسجد دکھائی رات کو آٹھ بجے حضور کے اعزاز میں استقبالیہ ترتیب دیا گیا۔ معززین شہر ساڑھے سات بجے ہی آنے شروع ہو گئے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھر گیا۔ اس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ڈاکٹر محمد جبوری الجاسم پی۔ ایچ ڈی اٹارنی جنرل عراق نے کی۔ آپ ایک مشہور اور ماہر قانون دان اور مصنف ہیں۔ ان کے بعد جناب سوئٹ ابتیم (انجینئر) نے جرمن زبان میں تقریر کی اور نہایت درد مندانہ اپیل کی کہ یورپین ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کو دین سکھلا کر اور تربیت کر کے ان کی مدد فرما دیں۔

اس استقبالیہ میں دیگر معززین کے علاوہ سوئٹزرلینڈ کی صوبائی اور مرکزی اسمبلی کے رکن۔ غیر ملکی وزراء اور سات ملکوں کے سفارتی نمائندے بھی شامل ہوئے

ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر انٹرویو

یہاں کے ریڈیو کی ایک جماعت نے حضور کا انٹرویو لیا جو کہ ریڈیو پر نشر کیا گیا۔ اسی طرح ٹیلی ویژن کے سٹاف نے بھی حضور کا انٹرویو لیا اور اسے ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا اور حضور کا پُر نور کا مسکراتا ہوا چہرہ ٹیلی ویژن کے سکرین پر ہزاروں لوگوں نے دیکھا۔ یہ انٹرویو بے حد کامیاب تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز زیورک سے انٹرلاکن اور برن تشریف لے گئے وہاں پر ایک رات کے قیام کے بعد بخیریت واپس زیورک تشریف لے آئے

سوئٹزرلینڈ کے اخبار سورشر لوکال کرونک (Züricher Lokalchronik) نے حضور کی آمد کا ذکر کیا ہے۔ یہ اخبار جو ہمیشہ اسلام کی مخالفت کرتا رہا اس نے اس میں خدا کے فضل سے جماعت کا ذکر نہایت عمدہ پیرایہ میں کیا ہے۔

برن میں قیام کے دوران بھی حضور کے اعزاز میں ایک دعوت کا انتظام کیا گیا جس میں کئی ملکوں کے سفراء شامل ہوئے۔

ہالینڈ میں تشریف آوری

۱۳ر جولائی کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ زیورک سے ہیگ تشریف لے گئے

۱۴ر جولائی کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہیگ کی مسجد میں نماز جمعہ پڑھائی حضور نے خطبہ جمعہ انگریزی زبان میں ارشاد فرمایا۔

نماز جمعہ کے بعد حضور نے کھانا تناول فرمایا اور جماعت احمدیہ ہالینڈ کو بھی حضور کے ساتھ کھانا کھانے کی سعادت حاصل ہوئی

ہالینڈ کے تقریباً سب اخبارات اور خبر رساں ایجنسیوں کے نمائندگان اس کانفرنس میں شامل ہوئے۔ ریڈیو کے عملہ کی ایک جماعت نے بھی شرکت کی اور اسی روز شام کے ریڈیو پروگرام میں وہ حصہ نشر کیا جو انہوں نے ریکارڈ کیا تھا۔

استقبالیہ میں حضور کی شرکت

۱۵ر جولائی کو حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ ترتیب دیا گیا۔ اس تقریب میں جماعت احمدیہ ہالینڈ کے علاوہ شہر کے متعدد معززین شامل ہوئے۔

۱۶ر جولائی کو نماز ظہر کے بعد حضور کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا۔ جس میں جماعت احمدیہ ہالینڈ کے اراکین۔ شہر کے معززین اور اکابرین کے علاوہ ڈچ نیوگنی کے دوست بھی شامل ہوئے۔ جنہوں نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ آپ ڈچ نیوگنی بھی تشریف لائیں۔

خدا کے فضل سے ہالینڈ کے پریس میں حضور کی آمد کا نمایاں طور پر چرچا ہوا۔

ہیمبرگ میں تشریف آوری

حضور ۱۶ جولائی کو ہیمبرگ جرمنی تشریف لے گئے۔ جرمن اور پاکستانی احباب وقت مقررہ سے قبل ہی ہوائی اڈہ پر پہنچ گئے اور اپنے پیارے امام کا انتظار کرنے لگے مکرم عبداللطیف صاحب امام مسجد نے حضور کا استقبال کیا۔ ہوائی اڈہ اللہ اکبر اور اسلام زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔

شام پانچ بجے استقبالیہ تقریب کا انعقاد ہوا۔ پریس رپورٹرز اور فوٹو گرافرز نے حضور کی تصاویر اتاریں اور تصاویر لینے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنے لگے۔

اس استقبالیہ میں دور و نزدیک سے آئے ہوئے جرمن احمدی احباب کے علاوہ متعدد غیر از جماعت دوست شامل ہوئے

مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے حضور اور جماعت احمدیہ کا تعارف حاضرین سے کرایا۔ اس تعارفی تقریر کے بعد مسٹر عبدالغفور نے جو ہمارے جرمن احمدی بھائی ہیں حضور کی خدمت میں جرمن زبان میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کا حضور نے جواب دیا۔

اس کے بعد انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو کہ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور نے دوستوں کے حالات سُنے اور اور مشورے کے طالبوں کو مناسب مشوروں سے نوازا۔ ان ملاقاتوں کے اختتام پر نماز ظہر و عصر کی تیاری شروع ہوئی۔ جرمن احمدی مسٹر عبدالغفور نے نہایت سریلی اور بلند آواز میں اذان کہی اور حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔

جرمن احمدیوں کی حضور سے ملاقات کی تڑپ کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان میں سے کئی ایک دور دراز سے سفر اختیار کر کے حضور کی زیارت کے لئے آئے تھے یہ سارے احمدی احباب ادب اور اخلاص کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہے ایک جرمن خاتون نے بیعت کر کے اسلام قبول کیا۔ الحمدللہ۔

ٹیلی ویژن کے عملہ کی جماعت استقبالیہ میں حاضر تھی۔ انہوں نے اس تقریب کے مختلف پہلوؤں کی فلم لی اور یہ فلم ۱۷ر جولائی کی شام کو ٹیلی ویژن پر دکھائی گئی۔ ٹیلی ویژن کے علاوہ ریڈیو نے بھی حضور کی آمد کا ذکر نشر کیا۔ اس طرح حق و صداقت کی آواز لاکھوں افراد تک پہنچی۔

۱۷ر جولائی کو لوکل صوبائی حکومت کی طرف سے حضور کے اعزاز میں دعوت استقبالیہ دی گئی۔ اس میں شہر کے معززین کے علاوہ حکومت کے نمائندے بھی شامل ہوئے حضور قریباً نصف گھنٹہ تک نمائندگانِ حکومت کے ساتھ مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے اور اس طرح جرمنی کے اکابرین کو بھی حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

اسی شام اٹلانٹک ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس میں حضور نے شرکت فرمائی اس پریس کانفرنس میں سارے ملک کے اخبارات کے نمائندوں کے علاوہ خبر رساں ایجنسیوں کے نمائندے مختلف ریڈیو سٹیشنوں کے نامہ نگار اور مضمون نویس (فیچر رائٹرز) ۳۵ کی تعداد میں شامل ہوئے۔

ٹھیک چار بجے پریس کانفرنس شروع ہوئی حضور نے اس کانفرنس میں باقاعدہ اخباری بیان جاری کرنے کی بجائے سوال و جواب کے جواب کو ترجیح دی۔ آپ کے اس اعلان کے ساتھ ہی رپورٹرز نے سوالات پوچھنے شروع کر دئے جن کے جوابات حضور نے نہایت اطمینان اور تفصیل کے ساتھ دئے۔

مقامی جماعت کو ایک شرف یہ بھی حاصل ہوا کہ ازراہِ شفقت حضور نے رات کا کھانا ان کیساتھ تناول فرمایا نماز عشاء کے بعد حضور نے فرداً فرداً مسجد ہی میں احباب کو شرف ملاقات بخشا

۱۷ر جولائی کی شام کو قریباً ۸ بجے ٹیلیویژن کے ایک خصوصی پروگرام میں مسجد میں استقبالیہ کے بعض اہم حصص کو نشر کیا۔ اس میں حضور کی سورہ فاتحہ

کی تلاوت کے وقت کا اکثر حصہ اور حضور کی شخصیت کو نمایاں طور پر دکھایا گیا اس کے علاوہ استقبالیہ کے دیگر اہم حصوں کو ان کی زبان میں دکھایا گیا جائزہ لینے پر معلوم ہوا کہ یہ پروگرام ہیمبرگ اور اس کے گردو نواح کے دیگر صوبوں میں قریباً ستر لاکھ افراد نے دیکھا اس طرح خدا کے فضل سے ان جرمن لوگوں کو یہ شرف حاصل ہوا کہ انہوں نے اسلام اور احمدیت کا پیغام براہ راست حضور سے سنا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے اخباروں میں اسلام اور احمدیت اور خدا کے مقرر کردہ خلیفہ اطال اللہ بقاءہٗ کا خوب چرچا ہوا اور اس قدر وسیع اشاعت ہوئی ہے کہ بے اختیار دل خدا کی حمد سے بھر جاتا ہے۔

۱۹ر جولائی کو حضور نے ہیمبرگ مسجد میں ساڑھے تین بجے صبح فجر کی نماز پڑھائی۔

اس سفر کے دوران حضور کو دنیا کے مختلف حصوں سے خطوط آتے رہے۔ اور کافی ڈاک جمع ہو گئی تھی اس لئے حضور نے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو فرمایا کہ آج اکٹھے بیٹھ کر سارا پچھلا کام ختم کرنا ہے اور خطوط کے جواب دینے ہیں اس لئے حضور نو بجے صبح کے قریب دفتر میں تشریف لے آئے اور بارہ بجے تک سارا کام ختم کر کے ڈاک اپنی نگرانی میں پوسٹ کروائی

ایک عرب دوست کی بیعت

ایک عرب دوست دیر سے ہیمبرگ مشن میں زیر تبلیغ تھے انہوں نے حضور سے درخواست کی کہ انہیں جماعت میں شامل کر لیا جائے۔ حضور نے ازراہِ شفقت انکی درخواست کو قبول فرمایا اور یہ دوست بیعت فارم پُر کر کے باقاعدہ طور پر جماعت میں داخل ہو گئے۔ الحمد للہ۔

۱۹ جولائی کو حضور کا ہمبرگ میں قیام کا آخری روز تھا۔ شام کا وقت سفر کی تیاری میں گزرا۔ رات کے کھانے سے فارغ ہو کر حضور نے تمام احباب کے ساتھ اجتماعی دعا کی اور ساڑھے نو بجے رات قافلہ ریلوے سٹیشن ہمبرگ پہنچا۔ چونکہ گاڑی وقت مقررہ سے لیٹ تھی حضور نے سٹیشن پر ہی انتظار کیا اور اس دوران میں حضور احباب جماعت سے گفتگو فرماتے رہے۔ گیارہ بجکر ۵ منٹ پر گاڑی پلیٹ فارم پر پہنچی۔ تمام احباب نے اپنے پیارے امام کو خلوص بھرے دلوں کے ساتھ الوداع کہا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ ہسپانیہ ایکسپریس کے ذریعہ کوپن ہیگن روانہ ہو گئے۔

کوپن ہیگن میں تشریف آوری اور مسجد کا افتتاح

مورخہ ۲۰ جولائی کو حضور ہمبرگ سے بذریعہ ہسپانیہ ایکسپریس کوپن ہیگن پہنچے جہاں پر مقامی مبلغین و احباب جماعت نے حضور کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔

حضور نے ۲۱ر جولائی بروز جمعۃ المبارک سوا نو بجے بعد دوپہر جماعتِ احمدیہ کی طرف سے ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں تعمیر ہونے والی سب سے پہلی مسجد کا افتتاح فرمایا اور ایک نہایت پُرمعارف تقریر فرمائی۔ افتتاحی تقریب میں یورپ کے مبلغین اسلام۔ احمدی احباب۔ غیر ملکی سفراء ڈنمارک کی سربرآوردہ ہستیں اور معزز شہری کثیر تعداد میں شریک ہوئے اس موقع پر حضور نے پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا جس میں عالمی اخبارات کے نمائندوں نے بہت بھاری تعداد میں شرکت کی۔ مزید برآں ریڈیو اور ٹیلیویژن نے حضور کا خصوصی انٹرویو بھی ریکارڈ کیا۔ اس مسجد کا نام حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے نام نامی پر "مسجد نصرت جہاں" رکھا گیا ہے

کوپن ہیگن میں مسجد کے افتتاح کی وجہ سے اسلام کا اس قدر چرچا ہوا کہ عیسائی حلقے بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ چنانچہ ڈینش مشنری سوسائٹی کے سکرٹری نے جو پاکستان میں ڈینش چرچ کے منادبھی رہ چکے ہیں۔ عیسائی علماء کے ایک گروہ کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر تبادلۂ خیالات کی درخواست کی۔ ڈینش مشنری سوسائٹی کے بعض نامور مناد۔ کوپن ہیگن یونیورسٹی کے مستشرق اور کوپن ہیگن میوزیم کے اینتھالوجی ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر اور ان کے مشیر کے علاوہ عیسائی منادوں کے اس بورڈ کے ممبر جو احمدیت پر تحقیق کر رہا ہے ۲۲ر جولائی بروز ہفتہ شام سات بجے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

یہ ملاقات ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی اس اجلاس کے بعد عیسائی عورتوں کے ایک وفد نے حضور کی بیگم صاحبہ سے ملاقات کی اور تبادلہ خیالات کا شرف حاصل کیا اور سب بہت متاثر ہو کر گئیں

۲۳ر جولائی کو حضور Alsinore کے مقام پر پکنک کی غرض سے تشریف لے گئے اس پکنک میں مقامی جماعت کے احباب، تمام یورپ اور انگلستان کے مبلغین کے علاوہ قافلہ کے افراد بھی شامل ہوئے یہ مقام شہر سے بیس پچیس میل کے فاصلے پر ہے اور نہایت خوبصورت جگہ ہے۔

شام کے وقت حضور واپس تشریف لائے۔ سویڈن کی ایک خاتون جو یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں حضور کا چار گھنٹے سے انتظار کر رہی تھیں اور ملاقات کی متمنی تھیں اور . . . . بیعت کرنا چاہتی تھیں۔ چنانچہ عصر کی نماز کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئیں اور بیعت کی۔ حضور نے ان کا اسلامی نام فاطمہ رکھا۔

اسی روز مغرب سے عشاء کے بعد تک حضور نے مبلغین اور احمدی احباب کو فرداً فرداً شرفِ ملاقات بخشا۔ نمازِ عشاء کے دوران دو ڈینش نوجوان جو ہماری احمدی بہن میرہ کے ساتھ ہی فراہمی خوراک کے ایک ادارے سے منسلک ہیں مسجد میں آئے اور نماز کے اختتام تک مسجد میں مؤدب بیٹھے رہے۔ نماز کے بعد حضور نے انہیں شرفِ ملاقات بخشا اور ان سے انگریزی میں گفتگو فرماتے رہے۔

۲۵ر جولائی کو صبح دس بجے ہوڈوور (HVIDOVRE) کے لارڈ میئر نے ٹاؤن ہال میں حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دعوت دی۔

اس استقبالیہ میں تمام حاضرین کی اہالیان شہر کی طرف سے ریفرشمنٹ سے تواضع کی گئی۔ اس کے بعد لارڈ میئر نے اپنے استقبالیہ کے خطاب میں کہا کہ :-

"میں اپنے تمام ساتھیوں اور شہریوں کی جانب سے اس بات کا اظہار کرتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں کہ سارے ڈنمارک میں ہمارے اس شہر کو پن ہیگن کو مسجد کی تعمیر کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ یہ مسجد سارے ملک کے باشندوں کے لئے خاص کشش کا باعث ہوگی اور ہم اس بات پر فخر محسوس کرتے ہیں کہ آپ اس مسجد کے افتتاح کے لئے بنفسِ نفیس تشریف لائے ہیں اس عزت افزائی پر ہم آپ کے ممنون ہیں اور اس موقعہ کی یادگار۔ اور نشان کے طور پر شہر کا علم آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ لارڈ میئر نے کوپن ہیگن سے متعلق ایک باتصویر کتاب بھی اپنے دستخط کر کے حضور کی خدمت میں پیش کی۔

حضور نے پیشکردہ علم قبول کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

ہم بھی آپ لوگوں کے تعاون اور رواداری کے جو آپ نے مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں دکھائی ممنون ہیں۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ مسلمان ایک بہترین اور مثالی شہری ہوا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ امر بھی ہمارے ایمان کا جزو ہے کہ ہم ہر ملک کے مروجہ قانون کی پابندی کریں۔ ہم آپ کے تحفے کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اپنی طرف سے وہ تحفہ پیش کرتے ہیں جو ہمارے نزدیک بہترین تحفہ ہے اور اس میں دنیا کی بہبودی کی مکمل ہدایت موجود ہے

اس کے ساتھ حضور نے ایک قرآن کریم جو ایک ہی صفحہ پر باریک لکھا ہوا تھا بطور تحفہ لارڈ میئر کو پیش کیا۔ لارڈ میئر نے نہایت ادب سے یہ تحفہ قبول کیا اور یہ درخواست کی کہ ہم آپ کو ٹاؤن ہال اور شہر ایک نظر دکھانے کی اجازت چاہتے ہیں اس کے بعد لارڈ میئر نے ٹاؤن کے اسمبلی چیمبر اور دوسرے حصے دکھائے اور اس کی چھت پر سے شہر کے مختلف حصوں کا تعارف کرایا اور اس تقریب کے اختتام پر لارڈ میئر اور اس کے رفقاء نے نہایت ادب کے ساتھ حضور کو رخصت کیا۔

پریس کے متعدد نمائندگان کو حضور نے شرفِ ملاقات بخشا یہ نمائندگان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے بے حد متاثر ہوئے اور ان پر ایک محویت کی سی کیفیت طاری رہی اور حضور کی شخصیت میں ایک خاص روحانی کشش اور جذب محسوس کرتے تھے

یورپین احمدیوں کا حال یہ تھا کہ یہ دانوں کی طرح ہر وقت حضور

کے ارد گرد حاضر رہتے اور حضور کی ہر بات سننے کے لئے بے قرار رہتے گویا شمعِ خلافت پر قربان ہو جانا چاہتے تھے۔

اس موقع پر پاکستان کے ایک مشہور سجادہ نشین کے صاحبزادے اور ان کی ڈینش بیوی نے بھی حضور کے ذریعے بیعت کی۔ الحمد للہ

مسجد کے افتتاح کا اس قدر وسیع چرچا ہوا کہ مسجد دیکھنے کے لئے زائرین کا ایک تانتا بندھا رہا اور سینکڑوں مرد و زن دور و نزدیک سے مسجد دیکھنے کے لئے آتے رہے اور اس طرح اس ملک میں اسلام سے تعارف کا ایک وسیع راستہ کھل گیا ہے اور متعدد افراد مشن ہاؤس اسلام سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے پہنچ رہے ہیں۔

انگلستان میں تشریف آوری اور اہم مصروفیات

کوپن ہیگن میں مسجد کا افتتاح کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۴ر جولائی کی شام کو لندن تشریف لائے۔

حضور کی لندن میں تشریف آوری

انگلستان کی جماعتوں کے احباب لندن ایئرپورٹ پر حضور کے استقبال کے لئے دور و نزدیک سے آئے ہوئے تھے۔ جونہی جہاز ہوائی اڈہ پر اُترا اور حضور جہاز سے باہر تشریف لائے تو بعض نامور شخصیتوں اور احبابِ جماعت نے حضور کا استقبال کیا اور حضور کو خوش آمدید کہتے ہوئے پھولوں کے ہار پہنائے ہوائی اڈہ سے حضور سیدھے Queens Building تشریف لے گئے جہاں پر حضور نے تمام احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا اور اس موقع پر پریس کے نمائندوں نے حضور کا مختصر سا انٹرویو بھی لیا۔

انٹرویو سے فارغ ہو کر حضور ۶۳ میلروز روڈ پر واقع مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ یہاں پر حضور نے مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں

انفرادی ملاقاتیں

اگلے روز یعنی ۲۵ر جولائی کو حضور نے مسجد فضل میں صبح چار بجے فجر کی نماز پڑھائی جس میں متعدد افراد شامل ہوئے۔ پروگرام کے مطابق صبح دس بجے انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا اور قریباً دو بجے تک ملاقاتیں جاری رہیں اس طرح انگلستان کے دوستوں کو بھی اپنے امام کی زیارت اور نصائح سننے کا موقع نصیب ہوا۔

نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد حضور آکسفورڈ تشریف لے گئے۔ یہاں حضور نے اس تعلیمی درسگاہ کا معائنہ کیا جس میں حضور نے تعلیم حاصل کی تھی۔

اگلے روز ۲۸ر جولائی کو بھی ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔ حضور ۲ گھنٹے تک احباب کو شرفِ ملاقات سے نوازتے رہے

نماز جمعہ اڑھائی بجے شروع ہوئی مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی اور اس میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ سارے انگلستان سے دوست حضور کے کلمات اور خطبہ سے فیضیاب ہونے اور اپنے پیارے امام کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کے لئے مسجد میں موجود تھے۔ مستورات کے لئے مشن کے ہال میں نماز کی ادائیگی کے لئے انتظام تھا۔ اس لئے عورتیں بھی بڑی تعداد میں نماز جمعہ میں شامل ہوئیں۔

نماز جمعہ کے بعد دو افراد نے یعنی کیپٹن امتیاز احمد صاحب نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کی اور حضور نے مس وڈ کاک (WOOD COCK) کی بھی بیعت لی۔

۲۸ر جولائی کو شام سات بجے وانڈز ورتھ ٹاؤن ہال میں حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ ترتیب دیا گیا۔ ٹاؤن ہال میں داخل ہوتے ہی تمام مدعوین کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔ کھانے کے اختتام پر وانڈزورتھ ٹاؤن ہال کے میئر نے حضور کا تعارف کرایا اور حضور کو خوش آمدید کہا۔ ان کے علاوہ برطانوی پارلیمنٹ کے رکن مسٹر ہیو جینکنز (HOUGH JANKINS) پاکستان سوسائٹی کے پریذیڈنٹ سر ہیرلڈ شوبرٹ (SIR HARALD SHOBART) اور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی مختصر تقاریر میں حضور ایدہ اللہ کا خیر مقدم کیا اس کے بعد حضور نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ حضور کی تقریر تقریباً پون گھنٹہ جاری رہی۔ اس تقریب کے اختتام پر میئر نے حضور کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور حضور رات سوا دس بجے واپس مشن ہاؤس تشریف لائے اور مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

۲۹ر جولائی کی صبح حسبِ معمول حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل لندن میں صبح ۴½ بجے نماز فجر پڑھائی۔

صبح اور بعد از دوپہر انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا اور بہت سے دوست حضور کی زیارت اور ملاقات کے لئے آتے رہے جنہیں حضور نے ازراہ شفقت شرفِ ملاقات و مصافحہ سے نوازا۔

ظہر اور عصر کی نماز بھی حضور نے مسجد فضل میں پڑھائی۔ اور سہ پہر کو ساؤتھ آل کے جلسہ میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے ۴½ بجے حضور ساؤتھ آل پہنچے۔ مکرم ناصر احمد صاحب پریذیڈنٹ ساؤتھ آل اور ان کی مجلس عاملہ نے حضور کا استقبال کیا اس کے بعد حضور نے دعوتِ عصرانہ میں شرکت فرمائی جو کہ جماعت احمدیہ ساؤتھ آل کی طرف سے حضور کے اعزاز میں منعقد کی گئی تھی۔

اس دعوت سے فراغت کے بعد حضور ساؤتھ آل گرامر سکول تشریف لے گئے اس جگہ انگلستان کے متعدد مقامات سے دو صد کے قریب احباب آئے ہوئے تھے۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ساؤتھ آل نے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اس خطاب کے بعد حضور نے سب حاضرین سمیت دعا کی جس کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا۔ ساؤتھ آل اور باہر کی جماعتوں سے آئے ہوئے افراد نے حضور سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔

شام ۶½ بجے حضور ساؤتھ آل سے واپس روانہ ہوئے۔ اور مشن ہاؤس پہنچ کر یہاں مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

۹½ بجے حضور نے انفرادی ملاقاتیں شروع کیں اور کئی احباب کو شرفِ ملاقات سے نوازا۔ پونے گیارہ بجے حضور تعلیم الاسلام سنڈے سکول تشریف لے گئے۔ یہاں پر ایک مختصر اجلاس کا انعقاد ہوا۔ حضور کرسیٔ صدارت پر جلوہ افروز ہوئے اور تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد عبد الرحمٰن صاحب انچارج تعلیم الاسلام سنڈے سکول نے حضور کی اجازت سے سکول کی مختصر کارگزاری پیش کی۔ اس کے بعد حضور نے ننھے ننھے بچوں سے قاعدہ یسرنا القرآن سنا۔ حضور کے ارشاد پر مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بچوں سے خطاب فرمایا۔

جلسہ سالانہ جماعت انگلستان

۳۰ر جولائی کو وانڈز ورتھ ٹاؤن ہال میں انگلستان کی جماعتوں کا چوتھا جلسہ سالانہ حضور کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں ایک ہزار کے قریب افراد دور و نزدیک سے شامل ہوئے اس جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حضور نے حاضرین جلسہ سے اہم خطاب فرمایا۔

دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد حضور نے سب افراد جماعت کی بیعت لی اور سب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔

جلسہ بڑی کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ متعدد غیر از جماعت احباب نے حضور کے خطاب کو بڑے انہماک سے سنا۔ اور حضور سے شرفِ مصافحہ بھی حاصل کیا اس موقع پر ایک صاحب بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے

اسی روز حضور نے احمدیہ ہال کی بنیاد رکھی۔ یہ ہال اور اس کے علاوہ لائبریری مشن ہاؤس اور مکانات مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے قائم کردہ "ساؤتھ فیلڈ ٹرسٹ" کے ذریعہ بن رہے ہیں۔ حضور نے ایک اینٹ پر دعا کر کے اپنے دستِ مبارک سے بنیاد میں رکھی۔ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے بھی ایک ایک اینٹ بنیاد میں رکھی۔ وانڈز ورتھ ٹاؤن ہال میں حضور کے سفرِ یورپ سے متعلق زیورک ہالینڈ۔ ہمبرگ اور ڈنمارک سے شائع ہونے والے اخبارات کے تراشے اور تصاویر کی نمائش کی گئی۔ ازراہ شفقت حضور بھی ان تراشوں اور تصاویر کو ملاحظہ فرمانے کے لئے تشریف لائے۔ ۳۱ر جولائی کو حضور چند روز کے لئے لندن سے گلاسگو تشریف لے گئے۔

اس کے بعد حضور سکاٹ لینڈ۔ بریڈفورڈ ہڈرز فیلڈ تشریف لے گئے۔ اور ۹ر اگست کی شام کو حضور واپس لندن تشریف لے آئے اس دورہ میں بھی حضور نے متعدد پریس کانفرنسوں سے خطاب فرمایا۔

اسی دورہ میں حضور نے دعاؤں کی قبولیت کے متعلق اسلام کی طرف سے عیسائی چرچ کو مقابلہ کی دعوت بھی دی۔ علاوہ ازیں برٹش براڈکاسٹنگ کارپوریشن (بی بی سی) لندن نے حضور کا ایک انٹرویو ریکارڈ کر کے اسے اپنے سمندر پار کے پروگرام میں نشر کیا۔ ۴ر اگست کو حضور نے (ڈنڈمبر ڈیک ڈسٹرکٹ) کے مقام پر نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

۱۱ر اگست کو حضور نے مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ ادا فرمائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے اہل مغرب کو دعوتِ اسلام دیتے ہوئے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ کا قہر عنقریب
اس دنیا پر نازل ہونے والا ہے
تباہی کی آگ بھڑک اٹھی ہے
آؤ اور استغفار کے آنسوؤں سے
اس آگ کے لپکتے ہوئے شعلوں
کو سرد کر دو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم کے رحم و کرم کے ٹھنڈے
سایہ کے نیچے پناہ حاصل کر لو۔
اٹھو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ
ایک زندہ تعلق قائم کرو۔"

حضور کی مراجعت:۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع ارکان قافلہ ۲۰ر اگست بذریعہ ہوائی جہاز واپس وطن روانہ ہوئے ۲۱ر اگست کی دوپہر کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور بخیریت کراچی پہنچ گئے جہاں مرکزی نمائندوں اور مقامی جماعت نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر اپنے آقا کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ ۲۳ر اگست کو چناب ایکسپریس کے ذریعے حضور ربوہ روانہ ہوئے اور ۲۴ر اگست کی شام کو نہایت کامیابی اور کامرانی کے ساتھ اہل یورپ کو اسلام کا پیغام دینے کے بعد بخیریت مرکز سلسلہ ربوہ پہنچ گئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ (مرتبہ شیخ خورشید احمد)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا یورپ سے ورودِ مسعود

بقیہ صفحہ اوّل

کو ایک مختصر دعائیہ خطاب سے نوازا۔ حضور کی زیارت اور حضور کے روح پرور کلمات سے مشرف یاب ہو کر احباب پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور وہ دیر تک پرجوش اسلامی نعرے لگاتے رہے۔

شبانہ روز دعاؤں کی قبولیت کا عظیم الشان نشان

اہل ربوہ اور دور و نزدیک سے آئے ہوئے یہ ہزاروں احباب خوش تھے اپنی شبانہ روز دعاؤں کی اُس قبولیت پر جو اللہ تعالیٰ کی قدرت و رحمت اور اس کے فضل و احسان کے ایک تابندہ نشان کی حیثیت رکھتی ہے سفر یورپ پر روانگی سے قبل خود حضور نے بھی اور کثیر التعداد احباب نے بھی متعدد خواب دیکھے تھے جن میں سے بعض بہت مبشر تھے اور بعض کسی حد تک منذر۔ ان خوابوں میں یہ اشارہ پایا جاتا تھا کہ یہ الٰہی سفر خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت بابرکت ہو گا۔ اور غلبۂ اسلام کے حق میں اس کے بہت عظیم الشان نتائج ظاہر ہوں گے۔ تاہم اس امر کا بھی امکان ہے کہ شائد واپسی کے وقت کسی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے۔ ان خوابوں کی بنا پر حضور نے خاص دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا وہ خدا جو آنے والی امکانی تکلیف سے قبل از وقت اطلاع دیتا ہے وہ دعاؤں کو قبول فرما کر اس تکلیف کو سرے سے دُور کر دینے پر بھی قادر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احباب جماعت نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کی کامیابی اور حضور کی بخیر و عافیت کے ساتھ کامیاب و بامراد مراجعت کے لئے دن رات دعائیں کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تھی۔ وہ خوش تھے اور خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے کہ ان کے رحمٰن و رحیم اور قادر و عزیز خدا نے ان کی دعاؤں کو قبول فرمایا اُس نے اپنے وعدہ کے بموجب نہ صرف حضور کے اس دورہ میں بے اندازہ برکت ڈالی بلکہ محض اپنے فضل سے واپسی کے وقت اس امکانی تکلیف کو بھی دور فرما کر اور حضور کو بخیر و عافیت مرکز میں اپنے خدام کے درمیان واپس لا کر انہیں حضور کو خوش آمدید کہنے اور حضور کی زیارت سے مشرف ہونے کی غیر معمولی سعادت سے سرفراز فرمایا۔ ان کے دل اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت و حفاظت اور تائید و حمایت کے اس عظیم الشان نشان پر تشکر و امتنان اور مسرت و انبساط کے جذبات سے لبریز تھے۔ وہ فرطِ مسرت سے جھوم رہے تھے کہ ان کے رحمٰن و رحیم اور منان خدا نے ان کی تضرعات کو سُنا اور اپنے فضل سے انہیں بہ پایۂ قبولیت جگہ دی۔

ان کا ذرہ ذرہ دعاؤں میں مصروف تھا کہ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء۔ اے رحیم اور مشکل کشا تو اپنے فضل سے حضور کی عمر میں بے انداز برکت ڈال۔ حضور کے جملہ مقاصد کو پورا فرما اور ہمیں اپنے فضل سے حضور کی ہر آواز پر لبیک کہنے اور خدا اور اس کے دین کی راہ میں ہر قربانی بجالانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جا تا کہ ہم حضور ایدہ اللہ کی زیر قیادت حضور کے مقدس و بابرکت عہد میں اسلام کو دنیا میں غالب آتے دیکھ لیں۔ اور یہ دنیا سرتاسر خدائے واحد کے پرستاروں اور خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر دن اور رات درود بھیجنے والے آپ کے نام لیواؤں سے آباد نظر آئے۔

استقبال کی تیاریاں

اہل وفائے ربوہ نے اُس وقت سے پہلے ہی کہ جب یورپ سے حضور ایدہ اللہ کی واپسی کا پروگرام موصول ہؤا۔ حضور کو خوش آمدید کہنے کی تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ اولاً امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی سرکردگی میں ایک استقبالیہ کمیٹی کا تقرر عمل میں آیا جو محترم امیر صاحب مقامی کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ پر مشتمل تھی۔ استقبالیہ کمیٹی نے استقبال کا پروگرام مرتب کر کے صدر صاحبان محلہ جات کی وساطت سے جملہ احباب کو اس سے مطلع کرنے کا انتظام کیا ——— اس اطلاع کے موصول ہونے پر کہ حضور یورپ سے ۲۰ر اگست کو بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر ۲۱ر اگست کو کراچی تشریف لا رہے ہیں اہل ربوہ نے پورے ذوق و شوق کے عالم میں استقبال کی تیاریاں تیز کر دیں اور جملہ مساجد میں حضور کی بخیریت واپسی کے لئے زیادہ تعہد اور التزام کے ساتھ دعائیں ہونے لگیں۔ حضور کو کراچی میں خوش آمدید کہنے اور وہاں حضور کے استقبال میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے مرکز کا ایک نمائندہ وفد مورخہ ۱۹ر اگست کو بذریعہ چناب ایکسپریس عازم کراچی ہؤا۔ یہ وفد مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نمائندہ صدر انجمن احمدیہ، محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب نمائندہ تحریک جدید، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نمائندہ وقف جدید و خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نمائندہ انصار اللہ مرکزیہ پر مشتمل تھا علاوہ ازیں مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر بھی جنہیں حضور نے اس موقع پر کراچی میں یاد فرمایا تھا۔ وفد کے ہمراہ کراچی روانہ ہوئے ۲۰ر اگست کو جس روز حضور نے لندن سے روانہ ہونا تھا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام صدر انجمن احمدیہ، مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ اور ربوہ کے محلہ جات کی طرف سے ایک گائے اور بیس بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ ان میں سے ایک بکرا حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طرف سے تھا اور گائے محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے اپنی طرف سے ذبح کرائی۔ علاوہ ازیں اس روز مستحقین میں نقد رقوم بھی تقسیم کی گئیں۔

مورخہ ۲۱ر اگست کو حضور کے بخیریت کراچی پہنچنے کے بعد استقبال کے پروگرام پر پوری سرگرمی سے عمل شروع ہؤا۔ اسٹیشن سے لے کر براستہ گول بازار قصر خلافت تک کی سڑک کو ہموار کر کے اسے صاف کیا گیا اور اس راستے پر ربوہ کے چودہ محلہ جات اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے سات آرائشی محرابیں بنائی گئیں۔ اور تمام راستہ کو رنگ برنگ جھنڈیوں اور خیر مقدمی قطعات سے سجایا گیا۔ اسیطرح اسٹیشن کے پلیٹ فارم کو اچھی طرح صاف کر کے وہاں خیر مقدم کرنے والے احباب کی قطاروں کے نشان ڈالے گئے۔ تاکہ احباب کو وہاں ایک خاص نظام کے تحت کھڑا ہونے میں آسانی رہے۔

مشتاقانِ دید کا جذبۂ شوق

کئی دن سے یہ سب انتظامات ذوق و شوق کے عالم میں پوری سرگرمی سے پایۂ تکمیل کو پہنچائے جا رہے تھے اور ہر طرف سرگرمی دوڑ دھوپ اور گہما گہمی کا ایک پر کیف منظر دکھائی دے رہا تھا۔ حتیٰ کہ ۲۴ر اگست کا وہ مبارک دن جس کے لئے اہل ربوہ گن گن کر دن گزار رہے تھے آپہنچا پھر کیا تھا حضور کو خوش آمدید کہنے اور حضور کی زیارت سے مشرف ہونے کا شوق فزوں سے فزوں تر ہوتے بغیر نہ رہا۔ اگرچہ چناب ایکسپریس پروگرام کے مطابق شام کو چھ بج کر ۲۳ منٹ پر ربوہ پہنچتی ہے اور اس امر کی پیشگی اطلاع مل چکی تھی کہ گاڑی پچاس منٹ لیٹ ہے پھر بھی احباب پانچ بجے سہ پہر مساجد میں نماز عصر ادا کرنے کے بعد جوق در جوق ریلوے سٹیشن اور پھر وہاں سے قصر خلافت تک کے راستے پر پہنچنے شروع ہو گئے۔ پلیٹ فارم پر صف صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد ناظر و وکلاء صاحبان صدر انجمن تحریک جدید و وقف جدید امراء صاحبان اضلاع نائب ناظران و نائب وکلاء، انصار اللہ مرکزیہ اور خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مجالس عاملہ کے اراکین نیز محلہ جات کے چیدہ چیدہ احباب کو جگہ دی گئی تھی۔ یہ سب احباب اپنی اپنی مقررہ جگہوں پر غروب آفتاب کے بعد گاڑی آنے کے وقت تک ایستادہ رہے اسیطرح جملہ دیگر ہزاروں ہزار احباب اسٹیشن سے قصر خلافت تک کے راستہ پر دو رویہ قطاروں میں کھڑے گھنٹوں حضور کی تشریف آوری کا انتظار کرتے رہے۔ وہ سب حضور کو خوش آمدید کہنے اور حضور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب تھے۔ (باقی)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ر اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

ربوہ ۲۵ر اگست۔ کل شام حضور ایدہ اللہ کے تشریف لانے کے ساتھ ہی مسلسل کئی روز کی شدید گرمی کے بعد مطلع ابر آلود ہونا شروع ہو گیا تھا۔ آج صبح ساڑھے چھ بجے سیاہ بادل چھا گئے اور سوا گھنٹہ تک موسلا دھار بارش ہوئی جس کی وجہ سے ہر طرف جل تھل ہو گیا۔ امید ہے اس بارش کا موسم پر خوشگوار اثر پڑے گا۔ آج صبح ساڑھے نو بجے مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے اور ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ضروری اعلان: تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی دسویں کلاس کی پڑھائی کل مورخہ ۲۷ر اگست سے شروع ہو رہی ہے۔ جملہ طلبا حاضر ہو جائیں۔ (ہیڈ ماسٹر)